Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹ ۴۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۲ رمضان ۱۳۹۷ھ ۔ ۱۸ ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۱۸ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۸۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۸ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لائل پور کی چھوٹی بچی بہت بیمار ہے اور مشن ہسپتال لائلپور میں زیرِ علاج ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

میری بچی شگفتہ شہزادی کئی ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ ہر ممکن علاج معالجہ کے باوجود مکمل آرام نہیں ہے۔ چار پانچ روز سے طبیعت پھر زیادہ خراب ہے احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اس کی صحتِ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

(خاکسار میاں اصغر علی۔ گروپ ٹمبر کارپوریشن۔ رچنا ٹاؤن فیروز والا جی ٹی روڈ۔ لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان خُدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے

یہ وہ امر ہے جس پر سچّی معرفت اور حقیقی راحت کا اِنحصار ہے

"وہ امور جن پر سچی معرفت کی بناء ہے یہ ہیں کہ انسان خدا کی راہ میں اگر بار بار آزمایا جائے اور مصائب اور مشکلات کے دریا میں ڈالا جائے تب بھی ہرگز نہ گھبرائے اور قدم آگے ہی بڑھائے۔ اِس کے بعد اُس کی معرفت کا انکشاف ہوتا ہے اور یہی سچّی نعمت اور حقیقی راحت ہوتی ہے۔ اس وقت دل میں رِقّت پیدا ہوتی ہے مگر یہ رِقّت عارضی نہیں ہوتی بلکہ سرور اور لذّت سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ رُوح پانی کے ایک مصفّٰی چشمہ کی طرح خدا کی طرف بہتی ہے۔ مدّعا یہ ہے کہ سمندر کے پہلے ایک سراب آتا ہے وہ بھی سمندر ہی نظر آتا ہے جو سراب کو دھوکا سمجھ کر آگے چلنے سے رہ جاتا اور مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ ناکام اور نامراد رہتا ہے لیکن جو ہمّت نہیں ہارتا اور قدم آگے بڑھاتا ہے وہ منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف کیفیّتیں انسانی رُوح کے اندر رکھی ہوئی ہیں ان میں سے اس رِقّت کی بھی ایک کیفیّت ہے۔ کوئی فقط شعر خوانی یا خوش الحانی سے متاثر ہو جاتا ہے۔ کوئی آگے چلتا ہے اور ان پر قانع نہ ہو کر صبر کے ساتھ اصل مرحلہ تک پہنچتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ سچّائی کے طالب کے واسطے یہ شرط ہے کہ جہاں سے اسے سچّائی ملے لے لے۔ یہ ایک نُور ہے جو اس کی رہبری کرتا ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء)

حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت اور درخواستِ دعا

(مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

۱۴ اگست (اتوار) کی شام کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اپنے قیامِ جہلم کے دوران اچانک چکر آنے کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ بیہوشی کی کیفیت کچھ دیر تک رہی پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہوش آگیا۔ خاکسار نے جہلم جاکر تفصیلی معائنہ اور ای سی جی وغیرہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ یہ کیفیت خون کے دباؤ کے اچانک بہت کم ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ خون کا دباؤ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً بہتر ہے لیکن اب تک بستر میں اُٹھ کر بیٹھنے پر بھی خون کا دباؤ فوراً کم ہو جاتا ہے اِس لئے بستر سے اُٹھنے پر شدید چکر شروع ہو جاتے ہیں۔ نواب حضرت بیگم صاحبہ جہلم سے بخیریت لاہور تشریف لا چکی ہیں لیکن چکروں کی وجہ سے تاحال طبیعت بہت ناساز ہے۔ اس کے علاوہ چند روز سے فلو کی قسم کا اثر بھی ہے۔ ناک بند ہے۔ نزلہ اور کھانسی کی کیفیت طاری ہے۔ آپ اپنے بیٹے مکرم شاہد احمد خاں صاحب پاشا اور خاکسار کی معیت میں جہلم سے مورخہ ۱۶/۸/۷۷ دوپہر ایک بجے لاہور تشریف لے آئی ہیں اب آپ کا ایڈریس یہ ہے:-

پام ویو ۵ ڈیوس روڈ۔ لاہور

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ حضرت بیگم صاحبہ کی مکمل صحتیابی اور لمبی عمر کے لئے در دو الحاح سے خصوصی دعا کریں اور اس موجودہ بیماری اور پریشانی کے جلد دُور ہونے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس انتہائی مبارک وجود کو ہمارے درمیان تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر لطیف احمد قریشی

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ ظہور ۱۳۵۶ ہش

۱۸ اگست ۱۹۷۷ء

ایک فتنہ اور اسے انعام میں بدلنے کا طریق

اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو انعام بھی قرار دیا ہے اور فتنہ بھی۔ چنانچہ جہاں تک مال اور اولاد کے انعام ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر بنی اسرائیل کو اپنے انعامات یاد دلاتے ہوئے کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ۝"

(بنی اسرائیل آیت ۷)

ترجمہ:۔ (اس کے بعد) پھر ہم نے تم کو (دشمن پر) حملہ کی طاقت عطا کی اور ہم نے مالوں اور بیٹوں کے ذریعہ سے تمہاری مدد کی اور ہم نے تمہیں جتھے کے لحاظ سے بھی (پہلے سے) زیادہ کر دیا۔

اس کے بالمقابل جہاں تک مال اور اولاد کے فتنہ ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝" (الانفال آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔

بظاہر یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز انعام بھی ہو اور فتنہ بھی۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو ہر چیز کا یہی حال ہے۔ وہ انعام بھی ہوتی ہے اور فتنہ بھی۔ دراصل ہر چیز کا استعمال یا اس سے استفادہ کا طریق اسے اچھا یا بُرا بنا دیتا ہے۔ اگر استعمال اچھا ہو تو وہ چیز اچھی ہو جاتی ہے اور استعمال بُرا ہو تو وہ چیز بُری بن جاتی ہے۔ مثال کے طور پر سائنس کا علم بے شمار ایجادات اور ترقیات کا موجب ہوا ہے۔ جب تک اس علم کو انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بروئے کار لایا جاتا رہا یہ انسان کے لئے موجب رحمت ثابت ہوتا رہا اور اس میدان میں اب بھی ہو رہا ہے لیکن جب اسے بُرے مقاصد کے پیش نظر استعمال کیا جانے لگا تو ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور نیوٹرون بم جیسے ہلاکت خیز اور بربادی افگن ہتھیار ایجاد ہوئے اور ابھی ان سے بھی زیادہ مہلک ہتھیار مسلسل بنائے جا رہے ہیں اور نوع انسان کے سروں پر ایسی ہلاکت منڈلا رہی ہے جس سے کرۂ ارض پر زندگی کے آثار ہی کالعدم ہو سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو سائنس انعام بھی ہے اور فتنہ بھی۔

یہی حال مال اور اولاد کا بھی ہے۔ اگر انسان مال اور اولاد کی بے جا محبت میں گرفتار نہ ہو یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تصور کرے، مال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرے اور اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت کرکے اسے متقی، پرہیزگار اور دین کا خدمت گزار بنائے اور وہ اس کے بعد اس کے لئے نیک نامی کا موجب ہو تو مال اور اولاد دونوں بہت عظیم الشان انعام کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے اگر انسان مال اور اولاد کی بے جا محبت میں گرفتار ہو کر انہی کا ہو رہے یعنی نہ مال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرے اور نہ اولاد کی تربیت کرکے اسے متقی پرہیزگار اور دین کا خدمت گزار بنائے بلکہ مال اور اولاد کی کثرت پر فخر کرتے ہوئے اسے فساد فی الارض کا ذریعہ بنا لے تو پھر یہ دونوں چیزیں بہت ہی خطرناک فتنہ ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتیں اور بالآخر اس کے لئے دوزخ کی کلید بن جاتی ہیں۔ ایسے شخص کا اپنا انجام بھی بخیر نہیں ہوتا اور اولاد کو بھی ویسے انجام سے دوچار کرنے کا وہ ذمہ دار ٹھہرتا ہے۔

اسی لئے اسلام نے مال اور اولاد کے بارہ میں ایسا طرز عمل اختیار کرنے پر بہت زور دیا ہے جس سے یہ دونوں چیزیں ایک بہت بڑا انعام ثابت ہو سکیں اور انسان کے مرنے کے بعد وہ صدقہ جاریہ کی شکل میں اس کے نام کو زندہ رکھ سکیں اور آخرت کی ابدی خوشحالی بھی اسے میسر آ سکے۔ جہاں تک مال کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارہ میں انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق بہت تفصیلی احکام دیئے ہیں اور اسی طرح اولاد کے تعلق میں بھی اس کی صحیح تربیت کے بارہ میں کچھ کم تفصیلی ہدایات نہیں ہیں۔ فی الوقت ان ہدایات پر ہی روشنی ڈالنا ہمارے پیش نظر ہے۔ اس تعلق میں کہ اولاد انسان کے لئے فتنہ کا موجب نہ ہو سکے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو سب سے اہم اور مقدم بات یہ ذہن نشین کرائی ہے کہ تم پر اپنے آپ کو ہی نہیں بلکہ اپنے علاوہ اپنے اہل و عیال کو بھی دوزخ کی آگ سے بچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا"

(التحریم آیت ۷)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنی جانوں کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی دوزخ سے بچاؤ

اہل و عیال کو دوزخ سے بچانے کے لئے پہلی ہدایت اللہ تعالیٰ نے یہ دی ہے کہ اولاد کی خواہش اس نیت سے نہ کرو کہ تمہاری جائیداد اور مال وغیرہ کو سنبھالنے اور اس سے فائدہ اٹھانے والا کوئی پیدا ہو اور تمہاری نسل جاری رہے بلکہ نیت یہ ہونی چاہیئے کہ تمہاری نیکیوں کا وارث خدا تمہیں عطا کرے تاکہ تمہاری نسل میں نیکی، صلاح اور تقویٰ کا سلسلہ جاری رہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے نیک اولاد عطا ہونے کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ایک خاص دعا سکھلائی جو یہ ہے:۔

"رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝" (الفرقان آیت ۷۵)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا (یعنی ہمارے اہل و عیال ہماری طرح متقی اور پرہیزگار ہوں)

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جامع دعا بھی سکھلائی جس کا تعلق صرف اولاد کی تربیت کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ اس میں تربیت اولاد کے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی اصول پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس خاص دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝"

(الاحقاف آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال بجا لاؤں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور تیرے فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

اس دعا میں غور طلب بات یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے حضور اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم ہونے کے لئے ہی دعا نہیں کی گئی ہے بلکہ خود اپنے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے اور فرمانبرداری اختیار کرنے کا واسطہ دے کر اللہ تعالیٰ سے خود اپنے لئے بھی یہ دعا کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ایسے اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ ہوں۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم ہونے کے لئے صرف دعائیں کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان دعاؤں کے قبول ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم خود اولاد کے سامنے اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور اس کے احکام کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے کا دل موہ لینے والا نمونہ پیش کریں، ان کی دینی خطوط پر تربیت کریں، ان میں دین کی محبت راسخ کریں، انہیں نمازوں کا پابند بنائیں، نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر انہیں گامزن کریں اور ساتھ کے ساتھ ان کے اندر نیکی کی بنیاد قائم ہونے کے لئے دعائیں بھی کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہماری وہ دعائیں خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں گی، ذریت طیبہ کا انعام ہمیں عطا کیا جائے گا اور ہم فی الواقع متقیوں کے امام بن سکیں گے۔ نہ محض زبانی تلقین کارگر ہوتی ہے اور نہ محض دعائیں اثر دکھاتی ہیں۔ یہ دونوں چیزیں اس وقت کارگر ہوتی ہیں جب اولاد کے سامنے نیکی اور تقویٰ شعاری کا نمونہ بھی پیش کیا جائے۔

اگر ان تینوں چیزوں پر ایک ساتھ عمل کیا جائے یعنی خود اپنی زندگیوں میں اطاعت الٰہی اور تقویٰ شعاری کا نمونہ پیش کیا جائے، اولاد میں وعظ و نصیحت اور نگرانی کے ذریعہ نیکی اور تقویٰ شعاری کی تخم ریزی کی جائے اور اولاد کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دردمندانہ دعائیں کی جائیں تو پھر اولاد فتنہ نہیں رہتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی شکل اختیار کرکے ماں باپ کے لئے نیک نامی اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ثابت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اولاد کو اپنے حق میں فتنہ بنانا یا اسے انعام الٰہی کی شکل دینا بڑی حد تک انسان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے لیکن اس کے لئے بجائے خود تدبیر اور دعا پر مشتمل ایک بہت بڑے مجاہدہ میں سے گزرنا ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائبل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئیاں

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن

(سورینام ریڈیو سے نشر کیا گیا)

تورات و انجیل میں حضرت مسیح ناصریؑ کے بعد ایک عظیم الشان نبی اور ایک نئی شریعت کے آنے کی خوشخبری دی گئی۔ انجیل یوحنا کا پہلا باب غور سے پڑھیں اس میں تین نبیوں کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ ایلیا، مسیح اور "وہ نبی"۔ یہ تین الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ حضرت یحییٰ تو ایلیا بن گئے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم یہودیوں کے مسیح رسول بن گئے اور "وہ نبی" "مثیل موسیٰ" باقی آنے والا تھا۔ اس کے آنے کے بارے میں قرآن کریم نے ایک عجیب نشانی بیان فرمائی کہ:۔

اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ
یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا
فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ
(اعراف: ۱۵۸)

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نبی امّی ہے اُس کے آنے کی خبر تورات و انجیل میں لکھی ہوئی موجود ہے۔

قرآن کریم نے کتنی سچی بات بیان فرمائی کہ تورات اور انجیل میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ہے۔ خاص طور پر یہ بھی کہ وہ نبی اُمّی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اس کا کوئی استاد نہیں۔ ایک مشہور عیسائی عالم کینتھ (KENNETH) نے تھوڑا عرصہ ہوا ایک کتاب لکھی ہے:

"The events of
The Quran"

یعنی قرآن کریم کے واقعات۔ اس میں لکھتے ہیں:۔

"النبی الامی کی اصطلاح سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ پیغمبر عرب کوئی سکالر نہیں ہیں۔ ان کے علم کی بنیاد کتابیں اور کتب خانے نہیں بلکہ وحی خدا ہے۔ وہ ان معنوں میں ناخواندہ یعنی (ان پڑھ) تھے کہ انہوں نے علوم کسی ظاہری استاد سے حاصل نہیں کئے تھے اور یہ قرآن کسی عالم فاضل شخص کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اس کا مبدا یعنی چشمہ غارِ حرا کی ندا یعنی آواز اور جبرائیل کے پروں کا سایہ ہے۔" (صفحہ ۱۵۸)

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے بھی خوب فرمایا ؎

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن ترے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم امّی ہیں مگر وہ علم و حکمت میں بے نظیر ہیں۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت پر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے یہ بات کتنی خوشی کی ہے کہ بائیبل میں یسعیاہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دیتے ہوئے آپ کے اُمّی ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"تمہارے لئے مکمل مکاشفہ یوں ہوگا جیسے سربمہر کتاب کے الفاظ جسے لوگ کسی پڑھے ہوئے کو دیں اور کہیں کہ اس کو باآوازِ بلند پڑھو اور وہ کہے کہ میں معذور ہوں کیونکہ یہ سربمہر ہے۔ ہاں یہ کتاب کسی ایسے شخص کو ضرور دی جائے گی جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا (کوئی ہستی) اُسے کہتی ہے براہِ کرم اسے بلند آواز سے پڑھئے اور وہ کہتا ہے میں تو پڑھنا جانتا ہی نہیں۔"

(یسعیاہ باب ۲۹ آیت ۱۲)

دوستو! بائیبل کے یہ الفاظ کتنے صاف ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ بنی اسرائیل یعنی یہودیوں سے نبوت کاملہ کا انعام چھن جائے گا۔ ان کے لئے کتاب سربمہر ہو جائے گی پھر ایک نبی اُمّی آئے گا اُسے الکتاب دی جائیگی (ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ)۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ جب پیغمبر اسلام علیہ السلام سے حضرت جبرائیل نے کہا اِقْرَاْ یعنی پڑھو تو حضورؐ نے فرمایا مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ کہ میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ یہی تفسیر بائیبل نے کی ہے۔

پھر یسعیاہ نبی آگے ذکر کرتے ہیں کہ اس کتاب کو پڑھا جائے گا اور وہ لوگوں کو اندھیروں سے نکالے گی۔ چنانچہ بائیبل میں وارد ہے کہ:۔

"تھوڑا ہی عرصہ باقی ہے جب ایک کتاب پڑھی جائیگی تو بہرے سُنیں گے اور اندھوں کی آنکھیں تاریکی اور اندھیرے میں دیکھنے لگیں گی۔"

(یسعیاہ باب ۲۹ آیات ۱۷-۱۹)

اس نبی اُمّی اور اس کی کتاب قرآن کا اور کھلے الفاظ میں ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا ہے۔ بائیبل میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے فرمایا:۔

"میں اُن کے لئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سُنے گا تو میں اُس کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے گا۔"

(استثناء باب ۱۸)

خدا کے کلام بائیبل کے یہ الفاظ کتنے صاف ہیں اور اس کا لفظ لفظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹھیک پورا اترتا ہے۔ اس میں بتایا گیا تھا کہ آنے والا نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے آئے گا اور بائیبل کے محاورہ میں بنی اسرائیل کے بھائی بنی اسماعیل ہیں جن میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

دوسری نشانی اس میں یہ بتائی گئی تھی کہ وہ نبی موسیٰؑ کی طرح اور اس کی مانند و مثل ہوگا۔ اب یہ تاریخی حقیقت ہے کہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی مثیل موسیٰ نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ خدا نے فرمایا:۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا
شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ
رَسُوْلًا ۝ (مزمل)

یعنی ہم نے تمہاری طرف محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول موسیٰؑ کو بھیجا تھا۔

تیسری بات یہ ظاہر ہوتی کہ وہ مثیل موسیٰ نبی بھی نئی شریعت لائے گا جس طرح موسیٰ علیہ السلام تورات لائے تھے۔

ایک نشانی یہ بتائی تھی کہ وہ نبی خدا کی طرف سے جو کلام بھی سُنے گا سب پیش کرے گا۔ ساری وحی لوگوں کو سُنائے گا۔ گویا کامل شریعت پیش کرے گا (اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کہ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے)۔

حضرت مسیح ناصریؑ نے بھی انجیل میں فرمایا کہ:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔"

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲)

ایک عجیب نشانی یہ بتائی گئی تھی کہ وہ موعود نبی اپنی تعلیم کو خدا تعالیٰ کا نام لے کر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ اب دیکھو قرآن کی ہر سورۃ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آتا ہے۔

اور آخر میں ایک بات ایسی بھی کہہ دی جس سے یہ پیشگوئی کسی دوسرے نبی پر لگ ہی نہیں سکتی وہ یہ کہ اگر کوئی جھوٹے طور پر اس پیشگوئی کو اپنے اوپر لگائے گا تو وہ قتل کر دیا جائے گا۔

اور ادھر خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ

اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملوں سے ہمیشہ بچائے گا۔

دوستو! یہ پیشگوئی بعض عیسائی دوست حضرت مسیح علیہ السلام پر لگاتے ہیں حالانکہ اس میں بیان کی گئی کوئی نشانی بھی ان پر پوری نہیں اترتی۔ نہ حضرت مسیح ناصریؑ نے اس پیشگوئی کے مطابق کبھی مثیل موسیٰ نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نہ ان کی وفات کے بعد ان کے حواریوں پطرس وغیرہ نے بائیبل کی اس پیشگوئی کو ان پر لگایا ہے بلکہ ان کا کہنا ہے کہ حضرت موسیٰؑ والی خبر کے مطابق حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کے بعد "وہ نبی" آئے گا۔ (دیکھو اعمال باب۳ و باب۷)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس شاندار پیشگوئی کی تائید استثناء باب ۳۳ سے بھی ہو جاتی ہے کہ وہ نبی فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوگا اور اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی (صحابہؓ) ہوں گے اور اس کے داہنے ہاتھ میں آتشی شریعت ہوگی (آیت ۲)

افسوس کہ اب عیسائیوں نے بائیبل کے الفاظ "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئے گا" کو بدل کر "لاکھوں قدسیوں میں سے آیا" کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ کوئی پیشگوئی ہی نہیں بنتی۔ پھر خدا کے کلام میں تبدیلی کرنا ان کے لئے کس طرح جائز ہو گیا ہے۔ لیکن پرانی بائیبل میں وہ الفاظ موجود ہیں جو ہم نے نقل کئے ہیں اور جن کی تائید حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی کرتی ہے۔ لکھا ہے:۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے ...... اس کا منہ شیرینی ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کے بیٹو! یہ میرا پیارا ہے یہ میرا جانی ہے۔"

(غزل الغزلات ۵)

بھائیو! بائیبل کے ان الفاظ میں تو ہمارے رسولؐ کا پیارا نام محمدؐ بھی بیان ہوا ہے کیونکہ عبرانی میں اصل لفظ "محمدیم" ہے جس کا اردو ترجمہ "سراپا عشق انگیز ہے" کیا گیا ہے۔ یعنی محمدؐ کے معنے کر دیئے ہیں کہ بہت ہی تعریف کیا جائے گا۔

بھائیو! وہ نبی، مثیل موسیٰ نبی، محمدیم آ گیا اور کامل شریعت لایا۔ پولوس نے بھی کہا تھا کہ:۔

"ہمارا علم ناقص ہے
اور ہماری نبوت ناتمام
لیکن جب کامل آ جائیگا
تو ناقص جاتا رہے گا۔"

(۱۔کرنتھیوں ۱۳/۹)

عیسائی دوست اگر کامل مکتی چاہتے ہیں تو بائیبل کے نبیوں کی ان خبروں کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جائیں اور اسلام کو قبول کریں کیونکہ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معرفت فرمایا ہے کہ:۔

"جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ (یعنی مثیل موسیٰ نبی) میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔" (استثناء باب۱۸)

أَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ

یہ ارشادِ الٰہی قرآن پاک میں بار بار آیا ہے تقریباً جہاں بھی نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ساتھ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی ایک غرض یہ بھی بتلائی گئی ہے یُحیی الدّین ویقیم الشریعۃ۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ بیعت کرتے وقت جو عہد کیا ہوا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اسے پورا کرے اور اپنے قول و فعل سے دینِ اسلام کو زندہ کرے اور شریعت کو قائم کرے۔

پس جو شخص جملہ شرائط کے ساتھ نماز کو قائم کرتا ہے اور جس پر زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے حقیقت میں یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عہدِ بیعت کو اپنے اقوال اور اپنے افعال سے سچ کر دکھایا اور حقیقت میں یہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

حقّہ اور سگریٹ کا استعمال

(مکرم مولوی قمر الدّین صاحب فاضل)

ایک سچے مسلمان کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ خدا، رسولؐ کے احکام کو مقدم کرے اور ان کے مطابق اپنے عمل کو بنائے۔

موجودہ وقت میں حقّہ اور سگریٹ کا استعمال بہت زیادہ ہو گیا ہے اور ہر مذہب و ملت کے لوگ اس میں دلچسپی رکھتے ہیں مگر مومن کو چاہیئے کہ وہ اسلامی تعلیم کو مقدم کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے۔ وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے لئے بھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم ۲۴ رمارچ ۱۹۰۳ء)

(۲) "تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہیں کہ اگر پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے۔"

(البدر ۲۴ رجولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) "تمباکو کی نسبت فرمایا کہ یہ شراب کی طرح تو نہیں ہے کہ اس سے انسان کو فسق و فجور کی طرف رغبت ہو مگر تاہم تقویٰ یہی ہے کہ اس سے نفرت اور پرہیز کرے۔ منہ میں اس سے بدبو آتی ہے اور یہ منحوس صورت ہے کہ انسان دھواں اپنے اندر داخل کرے اور پھر باہر نکالے۔ اگر آنحضرت صلعم کے وقت یہ ہوتا تو آپ اجازت نہ دیتے کہ اسے استعمال کیا جائے۔ ایک لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔"

(البدر ۳ راپریل ۱۹۰۳ء)

(۴) فرمایا "انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقّہ کو منع کرتا ہوں اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(البدر ۲۸ رفروری ۱۹۰۷ء)

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے حقّہ اور سگریٹ چھوڑنے کے لئے مرحوم شمس صاحب کے وقت احباب جماعت کو تلقین کی گئی تھی۔ چنانچہ جماعتوں نے اس کا خیر مقدم کیا تھا اور بہت سے احباب نے حضور کے ارشادات پر حقّہ اور سگریٹ چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ پشاور نے رپورٹ بھجوائی تھی کہ مکرم شیخ عبدالحی صاحب گروپ کیپٹن نے سگریٹ پینا چھوڑ دیا ہے اور اب وہ ماہوار ۱۰۷/- روپے کی رقم تحریک جدید میں بھجوایا کریں گے۔ بہرحال مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی اسلامی احکام کے مطابق ڈھالتا ہے۔ لِمِثْلِ ھٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ۔

(مرسلہ وکالت مال تحریک جدید ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو سال ۷۸-۱۹۷۷ء کے لئے تجنید فارم مرکز کی طرف سے پوسٹ کر دیئے گئے ہیں۔ تجنید فارم پُر ہو کر ۳۰ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جائیں۔ اگر کسی مجلس کو یہ فارم موصول نہ ہوں تو وہ مرکز کو لکھ کر حاصل کر لے۔

مہتمم تجنید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام "سرائے خدمت" کی وصولی کیلئے کوشش فرمائیں (مہتمم مال)

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

مجاہدین معاونین خصوصی جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں نمایاں وعدہ جات پیش کئے ہیں ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے۔ سب کے دعا کی درخواست ہے:-

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	بہاولپور شہر	۱۰۰۰/- روپے	
" محمد طفیل صاحب لیکچرار فارسی	ساہیوال شہر	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" محمد اسحاق صاحب	"	۱۰۰۰/- "	
" میاں محمد عمر صاحب	"	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" ملک نصیر احمد صاحب پینٹر	"	۵۰۰/- "	
" حفیظ الدین خان صاحب	"	۱۰۰۰/- "	
" بابو منیر احمد صاحب اوورسیئر	"	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" ریاض الدین صاحب جہانگیری	"	۵۰۰/- "	
" سید شاہد سلیم صاحب	"	۵۰۰/- "	
" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۱۰۰۰/- "	
" حاجی عبدالقادر صاحب	"	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" شیخ مشتاق احمد صاحب	"	۵۰۰/- "	
" میاں جہانگیر خان صاحب	حویلی وساویوالہ "	۱۰۰۰/- "	
" ملک محمد احمد صاحب	دیپالپور "	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" حمید احمد صاحب	"	۵۰۰/- "	
" شیخ محمد اقبال صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰/- "	
" چوہدری محمد خان صاحب	چک 6/11-L "	۵۰۰/- "	
" نصر اللہ خان صاحب	" "	۵۰۰/- "	
" بشیر محمد صاحب	" "	۵۰۰/- "	
" غلام نبی صاحب	" "	۵۰۰/- "	
" سید اعجاز مبارک صاحب منیر	" "	۵۰۰/- "	
" چوہدری غلام حیدر صاحب ولد چوہدری نواب دین صاحب	چک 6/11-L ضلع ساہیوال	۵۰۰/- "	
" رشید احمد صاحب باجوہ	چک 32/11-L ضلع ساہیوال	۱۰۰۰/-	
" ماسٹر منظور احمد صاحب	"	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" چوہدری نذیر احمد صاحب M.S.C.	ملتان شہر	۵۰۰/- "	
" عبدالرزاق صاحب	"	۱۰۰۰/- "	
" عبدالماجد صاحب S.D.O.	"	۱۰۰۰/- "	
" بشیر احمد صاحب جینکو	"	۱۰۰۰/- "	
" شیخ خلیل احمد صاحب	"	۱۰۰۰/- "	
" شیخ جلیل احمد صاحب	"	۱۰۰۰/- "	
" چوہدری محمد اسلم صاحب کوکاکولا ایجنسی	خانیوال ضلع ملتان	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" عطاء اللہ صاحب نندگر	"	۵۰۰/- "	
" شیخ محمد اسلم، محمد سلیم صاحبان	دنیا پور "	۱۰۰۰/- "	
" چوہدری محمد اکرم صاحب	" "	۱۰۰۰/- "	
" خدا بخش صاحب	" "	۵۰۰/- "	دفتر سوم
" محمد علی صاحب	" "	۱۰۰۰/- "	
" شیخ محمد منیر، محمد انور صاحبان	" "	۱۰۰۰/- "	
" چوہدری محمد خان صاحب	علی پور "	۶۰۰/- "	دفتر سوم
" منظور احمد صاحب	لودھراں "	۱۰۰۰/- "	
" اللہ دتہ صاحب	بچاہ گہنے والا "	۱۰۰۰/- "	

مکرم سید مبشر احمد صاحب کرتی	مظفر گڑھ شہر	۵۰۰/- روپے
" اخلاق احمد صاحب	علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ	۵۰۰/- "
" چوہدری نعمت علی صاحب تھل	لیہ "	۱۰۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرے خسر محترم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری کی اچانک وفات پر احباب جماعت نے بڑی تعداد میں خطوط اور قراردادہائے تعزیت میرے نام اور میری اہلیہ محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ کے نام ارسال کرکے تعزیت اور ہمدردی و غمخواری کا حق ادا کردیا ہے۔ کوئٹہ کے مقامی احمدی مردوں اور خواتین نے بھی بڑی کثرت سے ہمارے گھر تشریف لاکر اپنے جذبۂ اخلاص اور محبت کا اظہار کیا۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی اہلیہ کی طرف سے سب بہنوں اور بھائیوں اور ان تمام جماعتوں اور تنظیموں کا جنہوں نے قراردادہائے تعزیت بھجوائیں۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی جناب سے بے حساب اجر عطا فرمائے اور اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین!

حضرت مولانا مرحوم کی وفات جہاں عظیم جماعتی نقصان ہے وہاں ہم متعلقین کے لئے بھی ایسا نقصان ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں اپنے بچوں اور متعلقین کی اصلاح و تربیت کی ہمیشہ کوشش کی۔ اپنے بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کیا۔ رات دن ان کے لئے دعا کرتے انہیں شفقت و محبت سے نوازتے۔

میری اہلیہ محترمہ کے واسطہ سے میرے بچوں کو بھی حضرت مولانا مرحوم کی شفقت و محبت سے وافر حصہ ملتا تھا۔ اب ہم ان کی دعاؤں اور محبت و شفقت سے محروم ہو چکے ہیں آپ کی اچانک وفات کی خبر ملی تو میری اہلیہ محترمہ شدید بیمار تھیں ان کے لئے سفر کرنا بہت مشکل تھا۔ گھر کے باقی افراد بھی فلائیٹ نہ ملنے کی وجہ سے تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ میں شامل نہیں ہوسکے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں مولانا موصوف کے درجات میں لحظہ بلحظہ ترقی عطا فرماتا جائے وہاں ہم متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

(ڈاکٹر) عبدالسمیع غنی - کوئٹہ

دعائے مغفرت

میرا لڑکا عزیزم ناصر احمد کل بروز جمعۃ المبارک ۱۱/۶ بوقت ۱۲ بجے دن سول ہسپتال کھڑیانوالہ میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

بندہ نے عزیز مرحوم کو وقف کیا ہوا تھا مگر اسی کی زندگی نے وفا نہ کی۔ بہت فرمانبردار اور نیک سیرت لڑکا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرماکر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

(حافظ محمد یوسف چک ۱۹۲ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت حلقہ سمبڑیال جو ایک لمبے عرصہ سے خدمت سلسلہ کر رہے ہیں۔ سر درد اور سر میں چکروں کی تکلیف میں مبتلا ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ)

(۲) خاکسار عرصہ ایک ماہ سے ٹانگ کے درد میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری غلام قادر۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

قائدین اپنی مجالس کی طرف سے شوریٰ کے لئے تجاویز ۲۵ اگست تک بھجوادیں! (معتمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان کے مبارک ایّام میں

مسجد مبارک ربوہ میں درس القرآن کا سلسلہ شروع ہو گیا

ربوہ ۱۷ ظہور۔ آج بتاریخ یکم رمضان المبارک مسجد مبارک ربوہ میں حسبِ سابق قرآن پاک کے درس کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد ایک بجے شروع ہو کر نماز عصر تک جاری رہا کرے گا۔ نماز عصر ساڑھے چار بجے ہوتی ہے

درس کا آغاز محترم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے کیا آپ سورہ فاتحہ سے سورہ آلِ عمران رکوع ۹ تک درس دیں گے جس کے بعد محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) سورہ مائدہ تک درس دیں گے۔ درس کا یہ مبارک سلسلہ ۲۹ رمضان المبارک تک جاری رہے گا جبکہ پورے قرآن مجید کے درس کا دَور ختم ہو گا، انشاء اللہ۔ اِس درس میں متعدد علمائے سلسلہ حصّہ لیں گے۔ مقامی احباب بالالتزام اِس درس میں شامل ہو کر قرآنی علوم و معارف سے مستفیض ہوں۔

مسجد مبارک اور ربوہ کے مختلف محلہ جات کی مساجد میں نماز تراویح بھی پڑھائی جا رہی ہے مسجد مبارک میں مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سُنا رہے ہیں۔ روزانہ نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا درس بھی ہُوا کرے گا۔

لاہور میں درس القرآن

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور نے ماہِ رمضان المبارک میں مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں درس قرآن مجید کا اہتمام کیا ہے جو ہر جمعہ کے دن بعد از نماز جمعہ تا نماز عصر ہو گا۔ درج ذیل پروگرام کے مطابق مرکز سے علماء کرام تشریف لا کر درس دیں گے۔

مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۷۷ء	محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب	سورۃ النجم
" ۲۶ "	" مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	سورۃ الحشر
۲ ستمبر "	" مولانا دوست محمد صاحب شاہد	سورۃ الرحمٰن
" ۹ "	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	سورۃ الجمعہ

لاہور کے تمام احباب خصوصاً خدام اور اطفال بھائیوں سے درس القرآن کے اِس بابرکت پروگرام میں شرکت کی درخواست ہے۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہو گا۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۶/۷ کو نواسہ عطا فرمایا ہے۔ میری بچی عزیزہ بشریٰ قریشی کی شادی گذشتہ برس عزیزم غضنفر اللہ صاحب انسپکٹر سٹیل مِل کراچی ابن مکرم قاضی عطاء اللہ صاحب ریٹائرڈ اورینٹل ٹیچر سانده لاہور سے ہوئی تھی۔ نومولود محترم حکیم نظام جان صاحب مرحوم کا پڑ نواسہ ہے۔ نام وقار اللہ احسان تجویز ہوا ہے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(حکیم عبدالحمید۔ مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

(۲) پسرم عزیزم محمد رشید صاحب ہاشمی انجنیئر کراچی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک لمبا عرصہ کے بعد مورخہ یکم اگست ۱۹۷۷ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ میری پوتی اور محترم غلام حیدر صاحب بھٹی مرحوم آف کراچی کی نواسی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمۂ دین، لمبی عمر پانے والی اور خوش نصیب بنائے اور خاندان کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ (خاکسار سید محمد منیر ہاشمی ڈپٹی پوسٹ ماسٹر (ریٹائرڈ) ایبٹ آباد ضلع ہزارہ)

درخواست دُعا: میری بڑی بہن بیگم مجیدہ انعم زوجہ میجر ایم۔ اے۔ انعم مرحوم کراچی حال نشتر ہسپتال ملتان کینسر کے عارضہ میں مبتلا ہیں مرض آخری سٹیج پر ہے اور اس کی تشخیص بھی وقت گزر جانے کے بعد ہوئی ہے۔ محترمہ حضرت منشی عبداللہ صاحب سیالکوٹی صحابی حضرت*

*مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی صاحبزادی ہیں دو بچیوں کے علاوہ تین لڑکوں اور ایک چھوٹی بچی کی ذمہ داریاں ان پر ہیں۔

تمام احبابِ جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنی شانِ کریمی سے ان کو صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار انعام الرحمٰن برادرِ اصغر بیگم مجیدہ انعم سیالکوٹی۔ ۱۶۶/۳/الیف، پی۔ ای سی۔ ایچ۔ ایس۔ کراچی)

مکرم عبدالوحید صاحب پراچہ کی المناک وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ آف اسلام آباد کے منجھلے بیٹے اخویم مکرم عبدالوحید صاحب پراچہ (آف لاہور) مورخہ ۱۳ اگست کو ہفتہ کے روز راولپنڈی میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو کر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

چند دن پیشتر وہ اپنے کام کے سلسلہ میں لاہور سے اسلام آباد آئے ہوئے تھے۔ صبح دس بجے وہ بذریعہ جیپ راولپنڈی صدر سے اسلام آباد کی طرف جا رہے تھے کہ چاندنی چوک کے قریب ایک تیز رفتار ٹرک کے ساتھ اُن کو یہ حادثہ پیش آ گیا۔ فوری طور پر انہیں سی۔ ایم۔ ایچ لے جایا گیا جہاں کوئی دو گھنٹے کی کشمکش کے بعد بالآخر وہ اپنے مولا کو پیارے ہو گئے۔

ہسپتال سے اُن کا جنازہ اسلام آباد میں اُن کے بہنوئی مکرم مبارک احمد صاحب پراچہ کی کوٹھی پر لے جایا گیا جہاں تجہیز و تکفین کے بعد راولپنڈی اور اسلام آباد کے کثیر احباب نے اُن کی نماز جنازہ ادا کی۔

مرحوم چونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اِس لئے رات روانہ ہو کر ۱۴ اگست کی صبح کو ۹ بجے ان کا جنازہ ربوہ پہنچا۔ اس موقع پر پراچہ فیملی کے بہت سے احباب اور خواتین اور مرحوم کے دوسرے دوست سرگودہا، لاہور اور کراچی وغیرہ سے پہنچ چکے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے تین بجے دوپہر دار الضیافت کے قریب گراسی پلاٹ میں مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کرائی۔

اخویم عبدالوحید صاحب پراچہ ایک مخلص باپ کے بیٹے اور خود بھی بہت مخلص اور سلسلہ کے لئے غیرت اور فدائیت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان تھے۔ سلسلہ کے نظام کا احترام، بزرگوں کا ادب، اپنے بچّوں کی تربیت کا خاص خیال، ہمیشہ رزق حلال کے لئے سعی اور خلقِ خدا کی خدمت اُن کے خاص اوصاف تھے۔ جائیداد کے دسویں اور آمد کے آٹھویں حصّہ کے موصی تھے۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۴۶ سال تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند کرے اور اپنے قُرب سے نوازے۔ نیز مرحوم کے والدین، بھائیوں، جملہ عزیزوں اور بالخصوص اُن کی بیگم اور ان کے چاروں بچّوں کو ہر رنگ میں صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ہر طرح اُن کا کفیل اور حافظ و ناصر ہو۔

مرحوم کے والد یعنی محترم میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ اور مرحوم کی والدہ دونوں اِن دنوں بیمار بھی ہیں اور ضعیف بھی۔ احباب سے اُن کی صحت اور بالخصوص اِس صدمہ کے اثرات سے حفاظت کے لئے بھی خاص دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ احمدیہ مسجد نور۔ مری روڈ، راولپنڈی)

کیفے الاشرف
چائے اور ہر قسم کے مشروبات کے لئے کیفے الاشرف گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں۔
(سید شاہ میر احمد اشرف۔ گلی باجوہ، ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲